''مشکوٰۃ شریف'' کے شارح اوّل علامہ طیبی رحمہ اللہ

(آخری قسط)

مولانا مفتی عبدالغنی

''شرح طیبی'' کے بعض مخطوطے:

شرح طیبی کے کچھ مخطوطات کا ذکر تو مطبوعہ نسخوں کے ضمن میں آ گیا ہے اس کے مزید کچھ مخطوطات جو ہمارے علم میں آئے ہیں ان کا بھی یہاں ذکر کر دیا جاتا ہے۔

❶ اس کا ایک بہترین مخطوطہ گڑھی افغانان متصل حسن ابدال کی خانقاہ فاضلیہ میں موجود ہے۔(تذکرۃ المفسرین، از مولانا قاضی محمد زاہد الحسینیؒ، ص:205)

❷ ایک مخطوطہ جامعہ ام القری کے کتب خانے میں ہے، جو اول کتاب سے لے کر ''کتاب المناسک، باب حرم المدینۃ حرمہا اللہ'' تک ہے۔ یہ خط نسخ کے ساتھ لکھا ہوا ہے اور اس کے ابتدائی اوراق کے ساقط ہونے کی وجہ سے اس کی تاریخ نسخ معلوم نہیں ہے۔

❸ جامعہ ام القری کے کتب خانے میں ایک اور مخطوطہ بھی ہے جو ''کتاب الجنائز، باب مایقال عند من حضرہ الموت'' سے شروع ہوتا ہے اور ''باب الوصایا'' پر ختم ہوتا ہے۔ یہ مخطوطہ احمد بن محمد شاہ بن بلبان بن الحسن کاتب شیرازی کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔

❹ اسی طرح جامعہ ام القری میں ایک اور تیسرا مخطوطہ بھی ہے، جو ''کتاب الامارۃ'' سے آخر کتاب تک ہے اور عبدالرحمٰن بن مرحوم طیب بن مرحوم کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔

❺ ایک اور مخطوطہ مکتبہ ملک عبدالعزیز مدینہ منورہ میں موجود ہے، اس کے کاتب حسن بن حاجی ہیں اور یہ نسخہ ابتداءِ کتاب سے لے کر ''باب مالا یجوز من العمل فی الصلاۃ وما یباح منہ'' تک ہے۔

❻ ایک مخطوطہ مظاہر العلوم سہارن پور ہندوستان کے کتب خانے میں ہے، جو ابتداءِ کتاب سے ''باب

الاستحاضہ'' تک ہے۔

7 ایک مخطوطہ عراق کے شہر بغداد میں ہے اور یہ ابتداءِ کتاب سے شروع ہوکر ''باب العقیقہ'' پر ختم ہوتا ہے۔اس کی نقل جامعہ ام القری میں موجود ہے۔

(یہ اور مطبوعہ نسخوں کے بعض مخطوطات کی تفصیل کے لیے دیکھیے ،الفنون البیانیہ فی کتاب ''الکاشف عن حقائق السنن'' للامام الطیبی ،ازمحمد رفعت احمد زنجیر،ص:ح۔د،غیر مطبوع)

علامہ طیبیؒ کی دیگر تصنیفات:

شرح طیبی کے علاوہ علامہ طیبیؒ کی دیگر کئی مایہ ناز تصانیف بھی ہیں اور شرح طیبی کی طرح وہ بھی ان کے تبحر علمی اور جلالت شان پر دلالت کرتی ہیں، چناں چہ ذیل میں ان کا مختصر تعارف ذکر کردیا جاتا ہے۔

1 فتوح الغیب في الکشف عن قناع الریب: یہ تفسیر کشاف کی شرح اور حاشیہ ہے۔علامہ طیبیؒ نے جب یہ حاشیہ لکھنے کا ارادہ کیا تو آپ کو خواب میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف اس طرح حاصل ہوا کہ آپ نے علامہ طیبیؒ کو دودھ کا بھرا ہوا پیالہ عنایت فرمایا، جسے علامہ طیبیؒ نے نوش فرمالیا۔(بغیۃ الوعاۃ: 1/523، البدر الطالع: 1/229)، علامہ طیبیؒ نے اس میں الفاظ و بلاغت میں تو علامہ زمخشریؒ کا طرز اختیار کیا ہے، لیکن مذہب اہل سنت کے مخالف ان کے اعتزالی عقائد کا بہترین جواب دیا ہے اور اہل علم نے ان کی اس کاوش کو سراہا ہے۔چناں چہ مشہور مؤرخ اور فلسفی علامہ ابن خلدونؒ اس حاشیہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

"ولقد وصل إلینا في هذه العصور تالیف لبعض العراقیین، وهو شرف الدین الطیبيُّ، من أهل توریز من عراق عجم، شرح فیه کتاب الزمخشريِّ هذا، وتتبّع ألفاظه، وتعرض لمذاهبه في الاعتزال بأدلة تزیفها. ویبین أن البلاغة إنما تقع في الآیة علی ما یراه أهل السنة، لا علی ما یراه المعتزلة؛ فأحسن في ذالك ما شاء، مع امتاعه في سائر فنون البلاغة. وفوق کلِّ ذي علم علیم."
(مقدمة ابن خلدون، ص: 471، دار الکتب العلمیة)

یعنی ''اس زمانے میں ہم تک ایک عراقی عالم کی تالیف پہنچی ہے، جو عراق عجم سے تعلق رکھنے والے شرف الدین طیبی ہیں، جس میں انہوں نے زمخشری کی اس کتاب (تفسیر کشاف) کی شرح کی ہے، اس کے الفاظ کا تتبع کیا اس کے اعتزالی نظریات کا ایسے دلائل کے ساتھ رد کیا جو ان کے نظریات کو باطل کردیتے ہیں اور شارح یہ ثابت کرتے ہیں کہ آیت میں صحیح بلاغت اہل سنت کے اختیار کردہ طریقۂ تعبیر سے ادا ہوتی ہے، نہ کہ معتزلہ کے طریقۂ تعبیر سے۔اور اس سلسلے میں اس نے بہت عمدہ کلام کیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ تمام فنون بلاغت سے استفادہ کیا ہے۔''

اس کے کئی مخطوطے ''دار الکتب المصریہ'' میں موجود ہیں جن میں سے ایک نسخہ نو جلدوں میں ہے اور مکمل ہے۔جب کہ باقی نسخے ناقص ہیں۔(دیکھیے ،التبیان فی البیان، مقدمۃ المحقق،ص:9،غیر مطبوع)،اسی طرح اس کا

ایک مخطوطہ ''المکتبۃ الازھریہ'' میں ہے (الاعلام:2/256)، مولانا قاضی محمد زاہد الحسینیؒ نے ''تذکرۃ المفسرین'' (ص:204، 205) میں لکھا ہے کہ اس کا ایک قلمی نسخہ محررہ 767 ہجری خدا بخش لائبریری پٹنہ میں موجود ہے اور تفسیر کشاف کا یہ حاشیہ آٹھ جلدوں میں طبع بھی ہو چکا ہے۔

❷ التبیان فی البیان: یہ کتاب علم بلاغت کے فنون ثلاثہ معانی، بیان اور بدیع کے سلسلے میں مرتب کی گئی ہے۔ علامہ طیبیؒ کے شاگرد علی بن عیسی نے ''حدائق البیان'' کے نام سے اس کی شرح لکھی ہے اور اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ علامہ طیبیؒ سے انہوں نے یہ کتاب اور ان کی دیگر کتابیں پڑھیں تو اسی دوران ان کے دل میں یہ خیال آیا کہ مصنف کے افادات کی روشنی میں اس کتاب کے مشکل امور کے حل کے لیے اس پر حواشی تحریر کرے، وہ یہ کام نہ کر سکے اور اس پر ایک زمانہ گزر گیا، یہاں تک کہ ان کے استاد علامہ طیبیؒ نے ان کو وہی بات کہی جس کا ان کو خیال آیا تھا، انہوں نے اپنے استاد کے حکم پر عمل کیا اور وہ آخر شوال 706 ہجری میں اس کی تالیف سے فارغ ہوئے۔ (کشف الظنون:2/341)، علامہ طیبی کی اس کتاب پر عبد الستار حسین زموط نے جامعہ ازہر کے کلیۃ اللغۃ العربیہ سے 1977ء میں پی، ایچ، ڈی کی ہے۔ یہ کتاب ہادی عطیہ مطر الہلالی کی تحقیق و تقدیم کے ساتھ عالم الکتب، مکتبۃ النہضہ العربیہ سے 1397ھ بمطابق 1987ء میں شائع ہوئی ہے۔ نیز یہ کتاب بعد ازاں دکتور عبد الحمید ہنداوی کی تحقیق کے ساتھ مکتبہ تجاریہ، مکۃ المکرمہ سے بھی شائع کی گئی ہے۔

❸ لطائف التبیان فی المعانی والبیان: یہ کتاب بھی بلاغت کے فنون ثلاثہ سے متعلق ہے، لیکن یہ سابقہ کتاب کے علاوہ ہے اور ان دونوں کتابوں کے مقدمے اور موضوع سے بھی یہی واضح ہوتا ہے، بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہ کتاب مباحث بلاغت میں علامہ سکاکیؒ کی ''مفتاح العلوم'' اور امام رازیؒ کی ''نہایۃ الایجاز'' کی تلخیص ہے، البتہ اس میں حسن ترتیب، اختصار اور سہل و آسان طرز ادا کا اضافہ کیا گیا ہے۔ یہ کتاب بھی دکتور عبد الحمید ہنداوی کی تحقیق کے ساتھ مکتبہ تجاریہ، مکۃ المکرمہ سے شائع ہو چکی ہے اور شرح طیبی کے مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز والے نسخے کی پہلی جلد میں بھی شامل ہے۔

❹ شرح اسماء اللہ الحسنی: اسماعیل پاشا بغدادی نے ''ہدیۃ العارفین'' (5/285) میں اس کو ذکر کیا ہے اور اس کا نسخہ دار الکتب المصریہ میں موجود ہے۔

❺ الخلاصۃ فی اصول الحدیث: یہ کتاب مقدمہ، چار ابواب اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے اور یہ ابن الصلاح کی ''علوم الحدیث''، علامہ نوویؒ اور قاضی ابن جماعہؒ کی ''مختصر'' کی تلخیص ہے اور اس میں ''جامع الاصول'' وغیرہ سے مزید اضافے بھی کیے گئے ہیں۔ علامہ طیبیؒ نے شرح ''مشکاۃ'' کی ابتدا میں ''مصطلح الحدیث'' کے بیان میں ایک تفصیلی مقدمہ لکھا ہے، زیر نظر کتاب اور اس مقدمے کو دیکھنے سے بظاہر یہی لگتا ہے کہ یہ مقدمہ ''الخلاصہ فی علم اصول الحدیث'' کی تلخیص ہے۔ یہ کتاب 1391ھ بمطابق 1971ء استاد صبحی سامرائی کی تحقیق کے ساتھ مطبعۃ الارشاد بغداد سے طبع ہو چکی ہے۔

⑥ شرح التائیۃ الکبریٰ (756 اشعار): اس شرح کو بروکلمان نے علامہ طیبیؒ کی طرف منسوب کیا ہے۔ (دیکھیے، شرح الطیبی، مقدمۃ المحقق: 1/27، مکتبۃ نزار مصطفیٰ الباز)

⑦ شرح التبیان۔ علامہ سبکیؒ، حافظ ابن حجر اور دیگر کئی حضرات نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔ (دیکھیے، الدرر الکامنہ: 2/9، شذرات الذہب: 6/37، مفتاح السعادۃ: 2/90، بغیۃ الوعاۃ: 1/522، عروس الافراح للسبکی: 1/31)، لیکن عبدالستار حسین مبروک زموط نے کہا ہے کہ اس شرح کے کسی نسخے پر میں مطلع نہیں ہوسکا، سوائے ایک نسخے کے جو "جامعۃ الدول العربیۃ" کے "معہد المخطوطات" میں موجود ہے اور اس کے ناسخ نے اس کی نسبت علامہ طیبیؒ کی طرف کردی ہے کہ یہ ان کی کتاب "التبیان" کی شرح ہے۔ لیکن جب میں نے ان کے شاگرد علی بن عیسی کی شرح "حدائق البیان" سے اس کا تقابل وموازنہ کیا تو ان دونوں کو بعینہ ایک ہی چیز پایا، اس لیے اس کی نسبت علامہ طیبیؒ کی طرف درست معلوم نہیں ہوتی، اس میں چوں کہ علامہ طیبیؒ کی دوسری کتابوں کے حوالے دیے گئے ہیں شاید اس سے ناسخ یہ سمجھا کہ یہ علامہ طیبیؒ کی تالیف ہے اور اس کی نسبت ان کی طرف کردی ہے۔ میرے خیال میں چونکہ علامہ طیبیؒ کو اپنے شاگرد کی شرح "حدائق البیان" سے گہرا ربط و تعلق تھا (جیسا کہ پیچھے گزرا ہے کہ انہوں نے یہ شرح ان کے حکم سے لکھی ہے) اس لیے اس کی نسبت ان کی طرف کردی جاتی ہے۔ (دیکھیے، کتاب التبیان فی البیان للطیبی، مقدمۃ المحقق: ص 9، غیر مطبوع)

⑧ کتاب التفسیر: اس کتاب کا تذکرہ بھی حافظ ابن حجر اور دیگر کئی حضرات نے کیا ہے۔ (دیکھیے، الدرر الکامنہ: 2/9، شذرات الذہب: 6/37، مفتاح السعادۃ: 2/90، بغیۃ الوعاۃ: 1/522)

⑨ مقدمات فی علم الحساب: عمر رضا کحالہ نے "معجم المؤلفین" (4/53) اور استاذ قدری طوقان نے "تراث العرب العلمی" (ص: 434) میں اس کو ذکر کیا ہے۔

⑩ اسماء رجال المشکاۃ: بعض حضرات نے اگرچہ اس کتاب کی نسبت علامہ طیبیؒ کی طرف کی ہے، لیکن یہ علامہ طیبیؒ کے شاگرد صاحب مشکاۃ علامہ ولی الدین تبریزی کی تالیف ہے، جس کی ترتیب و تالیف میں علامہ طیبیؒ کی صرف معاونت و مشاورت رہی ہے، جیسا کہ صاحب مشکاۃ نے اس کے آخر میں اس وضاحت کی ہے۔

اس مضمون کی ترتیب کے دوران جن مطبوعہ کتابوں، طباعتی مکتبوں اور مخطوطات کا ذکر کیا گیا ہے وہ ہماری معلومات کی حد تک ہے، ممکن ہے کہ ان کتابوں کے دیگر مخطوطات موجود ہوں اور ان میں سے بعض کتابیں دیگر مکتبوں سے بھی طبع ہو چکی ہوں گی۔ ہمیں جتنی معلومات میسر ہو سکتی تھیں، ہم نے اپنی مقدور بھر کوشش کے ساتھ علامہ طیبیؒ اور ان کے علمی کارناموں خصوصاً "مشکاۃ شریف" کی شرح "الکاشف عن حقائق السنن" المعروف "شرح طیبی" کا تعارف کرا دیا ہے۔ اللہ تعالی ان حضرات کی مساعی جمیلہ کو قبول و منظور فرمائے اور ہمیں ان سے مستفید ہونے، ان کے نقش قدم پر چلنے اور دین اسلام پر صحیح صحیح عمل پیرا ہونے کی توفیق سے نوازے۔ آمین!